



## سوال

(218) سارق - قرضدار - ڈاکر - رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سارق - قرضدار - ڈاکر - رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عالمگیری میں ہے: ویصلی [1] علی کل مسلم مات بعد الولادة صغیرا کان او کبیرا ذکر اکان او انثی حرا کان او عبد الا البتاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم۔ اس سے ثابت ہوا کہ ڈاکو رہزن و سارق وغیرہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے، باقی رہا مقروض سوا اس کے واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھی بلکہ صحابہؓ کو حکم دیا کہ پڑھ لو۔ بلوغ المرام میں ہے: عن [2] ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسأل حل ترک لدینہ من قضاء فان حدث انه ترک وفاء صلی اللہ علیہ والاقال صلوا علی صاحبکم متفق علیہ۔ واللہ اعلم بالصواب (سید محمد نذیر حسین)

## ہوالموفق:

بغاة اور قطاع الطريق و امثالہم پر جنازہ کی نماز پڑھنے میں امت کا اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ پڑھنی چاہیے مگر ظاہر یہ ہے کہ ہر مسلمان کلمہ گو پر جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے ہاں بغاة و قطاع الطريق وغیرہم فساق و فجار پر جنازہ کی نماز اہل علم و مستند می لوگ نہ پڑھیں بلکہ اور لوگ پڑھ دیں اس بات کے ثبوت میں احادیث و عبارات مندرجہ ذیل پڑھو۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

عن [3] یزید بن خالد ان رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توفی یوم خیبر فذکر والرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجہ الناس لذلك فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتننا متاعہ فوجدنا خرزما من خرزیمہ ولا یساوی..... رواہ مالک والیوداؤد والنسائی ی اور صحیح مسلم میں ہے: عن [4] جابر بن سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برجل قتل نفسه بمشاقص علم یصل علیہ وفی روایة النسائی اما انما فلا صلی علیہ اور بلوغ المرام میں ہے: وعن [5] ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ و صلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ رواہ الدارقطنی باسناد ضعیف اس حدیث کے تحت میں علامہ محمد بن اسماعیل سبیل السلام صفحہ 153 جلد 1 میں لکھتے ہیں۔ وهو [6] دلیل علی انہ یصلی علی من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یأت بالواجبات وذهب الی ہذا یزید بن علی واحمد بن عیسیٰ وذهب الیہ ابو حنیفہ الا انہ استثنی قاطع الطريق والباغی وللشافعی اقوال فی قاطع الطريق اذا صلب والاصل ان من قال کلمۃ الشہادۃ فلہ ما للمسلمین ومنہ صلوة الجنازۃ علیہ ویدل لہ حدیث الذی قتل نفسه بمشاقص فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما انما



فلا یصلی علیہ ولم یتصحم عن الصلوٰۃ علیہ ولان عموم شرعیۃ صلوٰۃ الجنائزۃ لا یتخص منه احد من اهل کلمۃ الشہادۃ الا بدلیل انتہی اور نیل الاوطار صفحہ 261 جلد 3 میں ہے: قوله [7] فقال صلوا علی صاحبکم فیه جواز الصلوٰۃ علی العصاة واما ترک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوٰۃ علیہ فلعلہ للزجر عن الغلول کما اقتنع من الصلوٰۃ علی المدیون و امر حم بالصلوٰۃ علیہ قوله فلم یصلی علیہ فیه دلیل لمن قال انه لا یصلی علی الفاسق وحم العترۃ و عمر ابن عبدالعزیز و الاوزاعی فقالوا لا یصلی علی الفاسق تصریحاً و اوتوا ویلا و افقہم ابو حنیفہ و اصحابہ فی الباغی و المحارب روا فقہم الشافعی فی قولہ فی قاطع الطریق و ذهب مالک و الشافعی و ابو حنیفہ و جمهور العلماء الی انہ یصلی علی الفاسق و اجابوا عن حدیث جابر بان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما لم یصلی علیہ بنفسہ زجر اللناس و صلت علیہ الصحابہ و یؤید ذلک ما عند النسائی بلفظ اما فلان صلی علیہ و ایضاً مجرد التکرار لو فرض انہ لم یصلی علیہ هو ولا غیرہ لا یدل علی الحرمة المدعا و یدل علی الصلوٰۃ علی الفاسق حدیث صلوا علی من قال لاله الا اللہ انتہی و قال صاحب المنتقی قال الامام احمد ما یعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک الصلوٰۃ علی احد الاعلیان و قاتل نفسه انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبه محمد عبدالرحمن المبارک کفرمی عشاء اللہ عنہ

[1] ہر مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جائے جو زندہ پیدا ہونے کے بعد مر ا ہو چھوٹا ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام ماسوائے باغیوں اور ڈاکوؤں اور ان جیسے لوگوں کے۔

[2] رسول اللہ ﷺ کے پاس بعض ایسے جنازے لائے جاتے جن پر قرض ہوتا آپ پوچھنے کیا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر مال اتنا ہوتا جس سے قرض ادا ہو جائے تو اس پر نماز پڑھتے ورنہ فرماتے جاؤ اپنے دوست کا جنازہ پڑھو۔

[3] صحابہ میں سے ایک آدمی خیبر کے دن شہید ہو گیا نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جا کر اس کا جنازہ پڑھو لوگ اس سے بڑے عمکین ہوئے، آپ نے فرمایا مسنہ خیانت کی ہے۔ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس میں یہودیوں کی کچھ کوڑیاں نکلیں جو دو درہم کی قیمت کی بھی نہیں تھیں۔

[4] نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا اس نے خود کشی کی تھی تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا میں اس کا جنازہ نہ پڑھوں گا۔

[5] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لالہ پڑھا اس کا جنازہ بھی پڑھو اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لو۔

[6] یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جولاہ الا اللہ کے اس کا جنازہ پڑھا جائے اگرچہ واجبات کا تارک ہو۔ زید بن علی۔ احمد بن عیسیٰ کا یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے قائل نہیں ہیں۔ ڈاکو کے متعلق امام شافعی کے اقوال مختلف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جو بھی لالہ الا اللہ کے اس کو مسلمانوں کے تمام حقوق مل جاتے ہیں اور اس میں سے جنازہ کی نماز بھی ہے اور جس نے خود کشی کی تھی اس کا جنازہ آپ نے تو نہ پڑھا لیکن صحابہ کو منع نہ فرمایا اور پھر کلمہ پڑھنے والے کا جنازہ پڑھنا ہی ہے جب تک کسی دلیل سے اس کا ناجائز ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

[7] اس سے گندگا روں پر نماز جنازہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کا خیانت کرنے والے اور مقروض کا جنازہ نہ پڑھنا تو بیجا و تنبیہا ہے کیونکہ اگر ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہ ہوتا تو آپ صحابہ کو بھی منع کر دیتے اہل بیت اور عمر بن عبدالعزیز اور امام اوزاعی فاسق کا جنازہ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں۔ امام شافعی ڈاکو کے جنازے کے منکر ہیں اور امام مالک و ابو حنیفہ اور ان کے ساتھی اور جمہوری علماء فاسق کے جنازہ کے قائل ہیں۔ ہاں امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے منکر ہیں اگر بالفرض آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام بھی مقروض اور خان کا جنازہ نہ پڑھتے تو بھی اس سے فاسق کے جنازہ کی حرمت ثابت نہ ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو آدمی لالہ الا اللہ کے اس کا جنازہ پڑھو امام احمد کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں کہ انہوں نے خان اور خود کشی کرنے والے کو سوا کسی اور کا جنازہ پڑھا ہو۔



## فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 679

محدث فتویٰ